



سوال

(78) قرآنی اور غیر قرآنی تعویذ کا کیا حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآنی اور غیر قرآنی تعویذ کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

غیر قرآنی تعویذ اگر ہڈیوں، طلسموں، گھونگوں اور بیٹھنے کے بالوں وغیرہ کی صورت میں ہوں تو وہ منکر اور حرام ہیں اور ان کی حرمت نص سے ثابت ہے لہذا کسی بچے یا بڑے کے لئے تعویذوں کا استعمال جائز نہیں ہے، چنانچہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

((من تعلق تمیۃ فلا تم اللہ له ومن تعلق ودیۃ فلا ودع اللہ له))

”جو شخص تعویذ لٹکائے، اللہ تعالیٰ اس کی خواہش کو پورا نہ فرمائے اور جو سپہی وغیرہ لٹکائے، اللہ تعالیٰ اسے آرام نہ دے۔“

اور ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ:

((من تعلق تمیۃ فقد اشترک))

”جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔“

اگر تعویذ کا تعلق قرآن مجید یا معروف اور پاکیزہ دعاؤں سے ہو تو اس میں علماء کا اختلاف ہے، بعض نے اسے جائز قرار دیا ہے، سلف کی ایک جماعت سے بھی اسی طرح مروی ہے اور اسے انہوں نے مریض پر پڑھ کر دم کرنے کی طرح قرار دیا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ بھی جائز نہیں، عبداللہ بن مسعود اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ سلف و خلف کی ایک جماعت کا یہی مذہب ہے کہ تعویذ لٹکانا جائز نہیں خواہ وہ قرآنی الفاظ پر مشتمل ہوتا کہ سد ذریعہ ہو، مادہ شرک کی بیخ کنی ہو اور عموم کے مطابق عمل ہو کیونکہ وہ احادیث جن میں تعویذوں کی ممانعت ہے، وہ عام ہیں اور ان میں کسی استثنائی صورت کا ذکر نہیں ہے۔ لہذا واجب یہ ہے کہ عموم کے مطابق عمل کیا جائے اور وہ یہ کہ کسی قسم کے تعویذ کا استعمال بھی جائز نہیں کیونکہ قرآنی تعویذوں کا استعمال پھر غیر قرآنی تعویذوں تک پہنچا دیتا ہے اور معاملہ خلط ملط ہو جاتا ہے۔ لہذا واجب یہ ہے کہ تمام قسم کے تعویذوں کے استعمال کی ممانعت ہو اور واضح دلیل کی وجہ سے یہی موقف درست ہے۔ اگر ہم قرآن اور پاکیزہ دعاؤں پر مشتمل تعویذ کو جائز قرار دے دیں تو پھر اس سے دروازہ کھل جائے گا اور ہر شخص جیسا چاہے گا تعویذ استعمال



کرے گا، اگر منع کیا جائے تو وہ کسے گا کہ یہ تو قرآن یا پاکیزہ دعاؤں پر مستعمل ہے، اس سے دروازہ لھل جائے گا، شگاف بڑا ہو جائے گا اور ہر طرح کے تعویذوں کا استعمال ہونے لگے گا۔

تعویذوں کی ممانعت کی ایک تیسری وجہ بھی ہے اور وہ یہ کہ آدمی ان کے ساتھ بیست الخلاء اور دیگر گندی جگہوں پر بھی چلا جاتا ہے، جب کہ یہ جائز نہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کو لے کر بیست الخلاء یا کسی گندی جگہ میں جائے۔

[فتاویٰ مکیہ](#)